تصنیف

شیخ الاسلام علامہ علوی مالکی مکی قدس سرہ

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

شیخ الاسلام علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ

فقیہ العصر مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ

جدید ترتیب

مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

ازہری ہاؤس۔۵۸، کسگران، سوداگران بریلی شریف

معراج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں میزاب رحمت کے نیچے زمین پر داہنی کروٹ غنودگی کی حالت میں دولوگوں (حضرت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب) کے درمیان لیٹے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت جبرئیل و میکائیل حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ان کے ساتھ ایک فرشتہ اور بھی تھا، یہ تینوں فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے آئے اور چت لٹا دیا، لٹانے کے اہم کام کو حضرت جبرئیل امین نے انجام دیا۔ اور ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت پھٹی اور جبرئیل اترے۔

حضرت جبرئیل نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نرخرہ سے لیکر پیٹ کے نیچے والے حصہ تک جسم کو شق کر دیا پھر حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل سے کہا: ''تم طشت میں آب زمزم لاؤ تا کہ حضور کے قلب مبارک کو خوب پاک صاف ستھرا اور شفاف کر دوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو کھول دوں'' حضرت جبرئیل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب کو نکال کر تین مرتبہ دھویا اور ایک کالا لوتھڑا نکال دیا۔اس دوران حضرت میکائیل پے در پے آب زمزم کے تین طشت لائے اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس کو قلب اطہر پر انڈیل دیا اور سینہ مبارک کو حلم و بردباری، علم و یقین و حکمت اور اسلام کی دولت سے بھر دیا، اس کے بعد چاک سینہ کو سی دیا بعد ازاں آپ کے دونوں

شانوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر کردی۔

پھر زین کسا ہوا، لگام لگا ہوا براق لایا گیا۔ براق کی کیفیت و ہیئت یہ تھی کہ وہ گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا جانور تھا، لمبا اور سفید، کان لمبے لمبے تھے، اس کا قدم تا حد نظر پڑتا تھا۔ جب پہاڑ پر چڑھتا تو اس کے قدم اٹھ جاتے۔ اور جب نیچے اترتا تو اس کے ہاتھ اٹھ جاتے۔ اس کی دونوں رانوں پر دو پر تھے جن سے اس کے قدموں کو چلنے میں قوت و طاقت ملتی۔ براق نے شوخی کی تو حضرت جبرئیل امین نے براق کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اے براق کیا تجھے حیا نہیں آتی، خدا کی قسم اللہ کے یہاں ان سے زیادہ برگزیدہ کوئی تیرے اوپر سوار نہ ہوا براق شرمندہ ہو کر پسینہ پسینہ ہو گیا اور سکون سے کھڑا ہو گیا اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے اور آپ سے پہلے بھی انبیاء کرام اسی براق پر سوار ہوئے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیّب وغیرہ کا بیان ہے کہ یہ وہی جانور ہے جس پر سوار ہو کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ بیت اللہ الحرام کو جاتے تھے۔ براق کے داہنی طرف حضرت جبرئیل اور بائیں طرف حضرت میکائیل ہو گئے اور اس طرح حضور علیہ السلام کو لے گئے۔

حضرت ابن سعد کا بیان ہے کہ حضرت جبرئیل نے براق کی رکاب پکڑی اور حضرت میکائیل نے زمام پکڑی، چلتے چلتے ایک جگہ پہنچے جہاں کھجوریں تھیں۔ حضرت جبرئیل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''اتریئے اور یہاں نماز پڑھیئے'' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں اتر کر نماز پڑھی اور پھر سوار ہو گئے۔ حضرت جبرئیل نے پوچھا: معلوم ہے آپ

نے نماز کہاں پڑھی؟ حضور نے جواب ارشاد فرمایا: نہیں۔ جبرئیل امین نے کہا آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے جو آپ کی ہجرت گاہ ہے۔

براق بڑی تیزی سے ہوا کے مانند چلا تو جبرئیل امین عرض گزار ہوئے: اتریئے اور نماز پڑھیے۔ حضور نے ایسا ہی کیا۔ حضرت جبرئیل نے معلوم کیا: آپ کو معلوم ہے آپ نے نماز کہاں پڑھی؟ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ نے طور سیناء میں نماز پڑھی ہے جہاں اللہ جل جلالہ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک دوسری جگہ پہنچے جہاں سے شام کے محلات نظر آ رہے تھے۔ جبرئیل امین نے عرض کیا: اتریئے، نماز پڑھیے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتر کر نماز پڑھی اور سوار ہو گئے۔ براق بڑی تیزی سے ہوا کی مانند چلا، جبرئیل نے معلوم کیا۔ آپ جانتے ہیں آپ نے نماز کہاں پڑھی؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت جبرئیل نے کہا: آپ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے جہاں پر حضرت عیسیٰ ابن مریم کی ولادت ہوئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر چلے کہ آپ نے ایک شیطان جن کو دیکھا وہ آگ کا شعلہ لئے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیچھا کر رہا ہے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اس کو دیکھا تو حضرت جبرئیل امین نے عرض کیا الا اعلمک کلمات تقولھن اذا قلتھن طفئت شعلته قدخر لفیه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم. بلی فقال جبرئیل قل، کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ بتادوں کہ ان کو آپ پڑھیں، جب آپ ان کو پڑھ لیں

گے تو اس کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ ہلاک ہو جائے گا، تو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ جبرئیل امین نے تب یہ کلمات پڑھے:

اعوذ بوجه الله الكريم و بكلمات الله التامّات التى لا يجاوزهن برو لافاجر من شر ما ينزل من السماء و من شرما يعرج فيها و من شرما ذرأ فى الارض و من شرما يخرج منها و من فتن الليل و النهار و من طوارق الليل و النهار الاطارقا يطرق بخير يا رحمن. جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے تو وہ شیطان جن مردہ ہو کر اوندھے منہ گر گیا اور اس کا شعلہ بھی بجھ گیا۔ چلتے چلتے ایک ایسی قوم کے پاس آ پہنچے جو ایک دن بوتی ہے اور دوسرے دن کاٹ لیتی ہے اور یہ قوم جب اس کھیتی کو کاٹ لیتی ہے تو وہ کھیتی پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے پہلے تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا: اے جبرئیل یہ کون سا گروہ ہے؟ حضرت جبرئیل نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کا گروہ ہے جن کے لئے نیکیاں سات سو گنا کر دی جاتی ہیں اور جو چیز انہوں نے خرچ کی وہ اس کے بدلے اور دیگا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خوشبودار ہوا محسوس کی تو پوچھا اے جبرئیل یہ خوشبو کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ خوشبو فرعون کی بیٹی کے کنگھی کر رہی تھی کہ اچانک کنگھی گر گئی تو کنگھی کرنے والی عورت نے کہا: بسم اللہ تعس فرعون. اللہ کے نام سے فرعون برباد ہو۔ فرعون کی بیٹی نے کہا کیا میرے باپ کے علاوہ تیرا کوئی دوسرا رب ہے مشاطہ نے جواب دیا ہاں۔ بنت فرعون نے کہا۔ کیا یہ بات میں اپنے باپ کو بتا دوں؟ مشاطہ نے

کہا۔ہاں بتا دو۔ دختر فرعون نے اپنے باپ فرعون کو یہ ماجرا بتا دیا تو فرعون نے یہ سنکر مشاطہ کو بلوا کر کہا۔ اَوَلَكِ رَبٌّ غَيْرِىْ۔! کیا میرے علاوہ تیرا کوئی رب ہے مشاطہ نے کہا: نعم ربی و ربك الله. ہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔اس مشاطہ عورت کے دو بیٹے تھے اور ایک شوہر۔فرعون نے انکو بھی بلوا بھیجا۔فرعون نے عورت و مرد کو ان کے دین سے پھر جانے کا حکم دیا انہوں نے مرتد ہونے سے انکار کر دیا۔(انکار سن کر) فرعون نے کہا میں تم دونوں کو قتل کر دونگا۔عورت نے قتل کی دھمکی سن کر کہا: ہم پر تمہارا یہ احسان ہوگا کہ جب تم ہم کو قتل کر چکو تو ہم سب کو ایک قبر میں ڈال کر دفن کر دینا۔فرعون نے کہا ہم پر تمہارا یہ حق ہے۔فرعون نے پیتل کی گائے لانے کا حکم دیا،اس میں تیل اور پانی ڈال کر کھولایا گیا۔مشاطہ اور اس کی اولاد کو اس میں ڈالنے کا حکم دیا۔ایک ایک کو اس میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ جب دودھ پیتے بچے کی باری آئی تو اس دودھ پیتے بچہ نے کہا۔يا أُمه قِعِىْ ولا تتقاعسى فانك على الحق ۔اے میری امی جان دیر نہ کرو کود جاؤ تم حق پر ہو۔عورت اور اس کی اولاد کو کھولتے تیل پانی میں ڈال دیا گیا۔(یارسول اللہ یہ وہ خوشبو ہے)

راوی کا بیان ہے کہ مہد میں دودھ پیتے چار بچوں نے کلام کیا۔ایک تو یہی بچہ، دوسرا یوسف علیہ السلام کی پاکی کی گواہی دینے والا ،تیسرے صاحب جریج اور چوتھے عیسی بن مریم ۔اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گروہ کے پاس آئے جن کے سر پتھر وغیرہ سے پھوڑے جا رہے تھے۔جب سر پھوٹ جاتے تو وہ پھر ویسے ہی ہو جاتے جیسے پہلے تھے اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوتی ۔پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل امین عرض

—۱ل

گزار ہوئے: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نمازوں سے بھاری ہوتے تھے یعنی فرض نماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے گروہ کے پاس آئے جن کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر شرمگاہ ہیں ہیں اور ایسے چل رہے ہیں جیسے اونٹ بکریاں چلتی ہیں اور وہ ضریع وزقوم اور جہنم کے گرم گرم کوئلے اور پتھر کھا رہے ہیں۔ دریافت کیا: اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوۃ اور صدقات ادا نہیں کرتے حالانکہ اللہ رؤف ورحیم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گروہ کے پاس آئے، جن کے سامنے ہانڈیوں میں پاک صاف تروتازہ گوشت ہے اور دوسرا گوشت بھی جو بدبودار سڑا ہوا ہے تو اس گروہ نے بدبودار سڑا ہوا باسی گوشت کھانا شروع کیا اور تازہ وطیب گوشت چھوڑ دیا۔ سرکار علیہ السلام نے پوچھا: جبرئیل یہ کیا ہے؟ جبرئیل نے بتایا یہ آپ کی امت کا وہ گروہ ہے جس کے پاس حلال نکاح والی طیب وطاہر عورت تھی مگر یہ شخص بے نکاحی ناپاک عورت کے پاس آتا اور صبح تک اس کے پاس رات گزارتا اور عورت اپنے پاک دامن شوہر کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوتی اور ناپاک وخبیث مرد کے پاس آکر صبح تک رات گزارتی۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک تختہ کے پاس آئے جو راستہ پر پڑا تھا، اس کے پاس سے جب بھی کوئی کپڑا یا چیز گزرتی تو اس کو پھاڑ دیتا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ جبرئیل امین نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو راستوں پر گھات لگا کر بیٹھتے اور

لوگوں کو لوٹ لیتے اور یہ آیت پڑھی وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ(اعراف ۷،آیت ۸۶پ ۳) .اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو۔ (کنزالایمان)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو خون کی نہر میں تیر رہا ہے اور اس کو پتھر کے لقمے دیئے جارہے ہیں ان کو وہ نگل رہا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے کہا یہ سود اور بیاج کھانے والے کی مثال ہے۔

پھر ایک ایسے شخص کے پاس آئے جس نے لکڑیوں کا گھٹر جمع کر رکھا ہے مگر اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں لیکن وہ اور لکڑیاں جمع کرنا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا یہ کیا ہے؟ جبرئیل نے کہا یہ آپ کی امت کا وہ آدمی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں جمع ہیں ان کو تو ادا کرنے کی طاقت نہیں مگر اور امانتیں جمع کرنا چاہتا ہے۔

پھر ایسے گروہ کے پاس آئے جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچی سے کاٹے جارہے ہیں، جب ہونٹ کٹ جاتے ہیں تو پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے پہلے تھے ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ تو جبرئیل نے جواب دیا یہ فتنہ پرور خطباء ہیں۔ یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جو کہتے ہیں وہ نہیں کرتے، کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ اور ہیں۔ اور ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے ناخن پیتل کے ہیں ان سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا یہ کون لوگ

ہیں؟ جبرئیل نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں، جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور لوگوں کی بلاوجہ (جھوٹی) تعریف اور توہین میں پڑے رہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چھوٹے سے گول سوراخ کے پاس آئے، اس سوراخ سے ایک بہت بڑا بیل نکلتا ہے اور پھر وہ بیل اسی سوارخ میں گھسنا چاہتا ہے مگر اب گھس نہیں پاتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کیا معاملہ ہے؟ جبرئیل امین نے جواب دیا یہ آپ کی امت کا وہ آدمی ہے جو بڑی بڑی باتیں کرتا تھا پھر اس پر شرمندہ ہوتا تھا مگر اس کو ان باتوں کو لوٹانے کی طاقت نہیں۔

شامی کا اضافہ:

شامی نے ان روایات کا اور اضافہ کیا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسی وادی کے پاس آئے جہاں سے ٹھنڈی ٹھنڈی خوشبودار ہوا اور مشک کی بو آرہی ہے اور ایک آواز سنی تو معلوم کیا: اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ جبرئیل امین نے بتایا یہ جنت کی آواز ہے، جنت کہہ رہی ہے: یارب مجھے وہ دے دے جس کا تو نے وعدہ کیا تھا میرے کمرے، استبرق، ریشم، سندس، چاندنیاں، موتی، مونگے اور چاندی، سونا۔ کوزے پلیٹیں، لوٹے، سورایاں، شہد، پانی اور شراب طہور بہت ہو چکی ہیں۔ تو رب نے فرمایا: سب تیرے لئے ہے۔ مسلمان مرد و عورت، مومن و مومنہ اور جو میرے اوپر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا اور میرے علاوہ کسی کو نہ مانا اور جو مجھ سے ڈرا وہ مامون و محفوظ ہو گیا اور جس نے مجھ سے مانگا میں نے اس کو دیا اور جس نے

مجھ سے قرض مانگا میں نے اس کو پورا پورا دیا اور جس نے مجھ پر بھروسہ کیا میں نے اس کی کفایت کی۔ میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا ہوں اور مراد کو پہنچے ایمان والے تو بڑی برکت والا ہے اللہ۔ سب سے بہتر بنانے والا۔ جنت نے کہا میں راضی ہوگئی۔

اس کے بعد! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دوسری وادی کے پاس آئے تو وہاں ناپسندیدہ آواز سنی اور سڑی ہوئی بدبودار ہوا محسوس کی پوچھا! جبرئیل یہ کیا ہے؟ کہا یہ جہنم کی آواز ہے، کہہ رہی ہے اے رب میرے۔ جس چیز کا تو نے وعدہ کیا تھا وہ دے دے۔ میری زنجیریں، طوق، بھڑکتی آگ، کھولتے پانی، آگ کے کانٹے، دوزخیوں کا کھولتا پیپ اور میرا عذاب بہت ہو چکا ہے اور میری گہرائی پوری ہو چکی اور میری حرارت، جلن سخت ہو چکی ہے جس چیز کا تو نے وعدہ کیا وہ چیز مجھے دے دے۔ رب نے فرمایا ہر مشرک و مشرکہ، کافرہ و کافر، خبیث و خبیثہ تیرے لئے ہے اور ہر سرکش جو یوم حساب پر ایمان نہیں لایا یہ بھی تیرے لئے ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کو اس کی اصلی صورت میں دیکھا، یہ دیکھنا آنکھوں سے ہے خواب کا دیکھا نہیں۔ لوگوں نے معلوم کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے اس کو کیسا دیکھا۔ سرکار نے فرمایا: عظیم الجثہ تصویر ہے اک دم سفید ہے، ایک آنکھ سیدھی ہے (کانا ہے) وہ آنکھ گویا کہ چمکتا ستارہ ہے گویا کہ اس کے بال درخت کی ٹہنیاں ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو عبد العزی بن قطن سے تشبیہ دی (اسلام کا ستون ملک شام میں)۔ اور ایک سفید ستون دیکھا جس کو ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ حضور نے معلوم کیا یہ

کیا ہے؟جس کو تم اٹھائے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا اسلام کا ستون ہے،ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کو ملک شام میں رکھ دیں۔

حضور نے نصرانی اور یہودی تبلیغی کی طرف توجہ نہ فرمائی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے کی طرف چل رہے تھے، داہنی طرف سے ایک پکارنے والے نے پکارا،اے محمد!صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف دیکھئے آپ سے کچھ پوچھنا ہے،تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ کی کوئی جواب نہ دیا۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا جبرئیل یہ کون ہے؟انہوں نے بتایا یہ یہود کا مربی ہے،تبلیغی ہے اگر آپ اس کی طرف توجہ فرما لیتے تو آپ کی ساری امت یہودی ہو جاتی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ بائیں طرف سے کسی نے پکارا کہ اے محمد!صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف توجہ کیجئے میں آپ سے کچھ پوچھوں گا۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون ہے؟جبرئیل نے جواب دیا یہ نصرانی تبلیغی ہے اگر آپ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تو آپ کی ساری امت نصرانی ہو جاتی۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محو سیر ہیں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت ہے جو کلائیوں تک ہاتھ کھولے ہوئے ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ساری زیب وزینت کے سامان سے مزین ہے۔اس عورت نے کہا:اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف دیکھئے میں آپ سے کچھ معلوم کرونگی۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا یہ عورت کون ہے؟جواب دیا یہ دنیا ہے۔اگر آپ اس کی طرف دیکھ لیتے تو

آپ کی امت آخرت پر دنیا کو چن لیتی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ راستہ سے ہٹا ہوا ایک بڈھا آپ کو پکارتا ہے کہتا ہے، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادھر آیئے۔ حضرت جبرئیل نے کہا (نہیں) بلکہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ چلیے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون ہے؟ جبرئیل نے کہا یہ اللہ کا دشمن ابلیس خبیث ہے چاہتا ہے کہ آپ اس کی طرف مائل ہو جائیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے چلے کہ ایک بوڑھی عورت راستہ کی ایک جانب کھڑی کہتی ہے میری طرف توجہ کیجیے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا۔ اے آقا یہ دنیا ہے اس کی عمر اتنی ہے جتنی اس بوڑھی عورت کی۔

انبیاء کرام نے آپ پر سلام بھیجا :

(شامی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے) اسی درمیان کہ آپ چل رہے تھے کہ اللہ کی مخلوق میں سے ایک خاص مخلوق نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو اس مخلوق نے آپ پر اس طرح سلام پڑھا۔ السلام علیك یا آخر، السلام علیك یا حاشر فقال له جبرئیل اُرْدُدُ السلام فردّ ۔ اے آخری نبی آپ پر سلام، اے حاشر آپ پر سلام۔ حضرت جبرئیل نے کہا ان کے سلام کا جواب دیجیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان سے دوسری ملاقات ہوئی

انہوں نے اسی طرح آپ پر سلام بھیجا پھر تیسری ملاقات ہوئی انہوں نے آپ پر سلام پڑھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا یہ حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ (صلوت اللہ علیہم اجمعین) ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ مقام کثیب احمر میں اپنی قبر شریف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ کا قد لمبا ہے، بال لمبے لمبے لٹکے ہوئے گندم گوں ہیں گویا کہ وہ یمن کے قبیلہ شنؤ دہ کے کوئی فرد ہیں۔ حضرت موسیٰ بلند آواز میں کہتے: اے اللہ تو نے ان کو مکرم بنایا اور فضیلت دی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ جواب دیا یہ احمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نبی عربی کو مرحبا جس نے اپنی امت کو نصیحت کی اور ان کی لئے دعائے برکت کی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اپنی امت کے لیے آسانی طلب کیجئے تو پھر یہ دونوں چل دیئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ جواب دیا یہ موسیٰ ابن عمران ہیں۔ معلوم کیا یہ کس کے حضور بلند آواز سے کلام کر رہے ہیں۔ جبرئیل نے جواب دیا اپنے رب کے حضور بلند آواز سے کلام کر رہے ہیں۔ فرمایا کیا اپنے ربّ پر تیزی کرتے ہیں؟ عرض کیا، ان کا رب جانتا ہے ان کا مزاج تیز ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس آئے۔ اس کے پھل گویا کہ لمبے درخت ہیں، اس درخت کے نیچے ایک بزرگ مع عیال

تشریف فرما ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند چراغ دیکھے اور روشنی دیکھی ۔پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے بتایا آپ کے باپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے بھی سلام کا جواب دیا اور کہا اے جبرئیل یہ کون ہیں آپ کے ساتھ؟ جبرئیل نے جواب دیا یہ آپ کے بیٹے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کہا اس نبی عربی امی لقب کو مبارک جس نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت کی: اے بیٹے آج رات تم اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو اور آپ کی امت آخری امت ہے اور سب امتوں میں کمزور امت ہے اور آپ کی اپنی امت کے بارے میں جو بھی ضرورت و حاجت ہو اس کو پورا کرنا۔ اور حضرت ابراہیم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعائے برکت دی (یہاں) سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھے یہاں تک کہ وادیٔ بیت المقدس آگئے تو دیکھا جہنم ہے اس کے تمام پردے کھلے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے جہنم کو کیسا پایا؟ ارشاد فرمایا جلی ہوئی راکھ اور جلے ہوئے کوئلے کی مثل (یعنی نہایت کالی وہاں کوئی روشنی نہیں اندھیرا ہی اندھیرا ہے) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے شہر بیت المقدس میں آگئے اور شہر بیت المقدس میں باب یمانی سے داخل ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براق سے اترے اور براق کو مسجد کے دروازے کی اس زنجیر سے باندھ دیا جس سے اس کو انبیاء کرام باندھا کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے تمام انبیاء کو نماز پڑھائی:

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت جبرئیل چٹان کے پاس آئے، اپنی انگلی کو چٹان میں رکھا تو اس کو پھاڑ دیا اور براق کو اس سے باندھ دیا اور مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوئے جس طرف آفتاب و مہتاب جھکتے پھر حضور نے اور جبرئیل نے دو دو رکعت نماز پڑھی (یہ تحیت المسجد تھی) ابھی رکے ہوئے تھوڑا سا وقفہ ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو ان کی حالت قیام ورکوع اور سجود سے پہچان لیا پھر موذن نے اذان دی، تکبیر کہی گئی، سب کے سب صف بستہ کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے کہ اب ان کو نماز کون پڑھائے گا، امامت کون کرے گا؟ تو حضرت جبرئیل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت انبیاء کرام کو دو رکعت نماز پڑھا دی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت مجدد دین وملت شہید عشق و محبت فرماتے ہیں:

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

طیبہ کے ماہ تمام، جملہ رسل کے امام ☆ نوشہ ملک خدا تم پہ کروروں درود

حضرت کعب سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل نے اذان دی اور ملائکہ آسمان سے اتر پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و مرسلین کو جمع کیا، اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرشتوں اور رسولوں کو نماز

پڑھائی۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹے، حضرت جبرئیل نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پیچھے کس کس نے نماز پڑھی؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ جبرئیل نے کہا ہر اس نبی نے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔

(شامی نے اتنا زیادہ کیا ہے) حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے، یہ روایت حاکم کے نزدیک ہے اور اس کو انہوں نے صحیح حدیث بتایا ہے اور بیہقی میں ہے: ارواح انبیاء کرام علیہم السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو سب نے اپنے رب کی ثناء بیان کی"

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے رب کی ثنا بیان کی:

حضرت ابرہیم خلیل اللہ نے کہا: "تمام محامد اس رب کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور عظیم ملک عطا کیا اور مجھے امام بنایا اور اپنا فرمانبردار، میری اقتداء کی جائے گی اور مجھے آگ سے بچایا اور اس کو مجھ پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا۔

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی ثناء بیان کی۔

"تمام حمد رب تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ سے خوب کلام کیا اور جس نے فرعون کی ہلاکت کو اور بنی اسرائیل کی نجات کو میرے ہاتھ پر رکھا اور میری امت میں سے ایک گروہ بنایا جو حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں"

پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے ان الفاظ میں تعریف کی: "تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے میرے لئے عظیم ملک بنایا اور میرے لئے

لوہے کو نرم کیا اور میرے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا جو تسبیح بیان کرتے ہیں اور پرندوں کو مسخر کیا اور مجھے حکمت دی اور قول فیصل دیا۔"

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی: "کہا، تمام محامد اس رب کے لئے جس نے میرے لئے ہواؤں کو مسخر کیا اور شیطانوں کو مسخر کر دیا، میرے لئے بناتے جو میں چاہتا ہوں اونچے اونچے محل، تصویریں، بڑے حوضوں کے برابر لگن اور لنگر دار دیگیں: مجھے پرندوں کی بولی کا علم دیا۔ اور مجھے ہر طرح کا فضل وشرف عطا کیا اور میرے لئے شیاطین کے لشکر، پرندوں کے غول کے غول مسخر کر دیئے اور مجھے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی اور مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا کی جو میرے بعد کسی کے لئے نہیں اور میرے ملک کو طیب بنایا جس میں نہ حساب ہے نہ عقاب۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رب تبارک وتعالیٰ کی تعریف کی اور کہا: "تمام حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اپنا کلمہ بنایا اور میری مثل کو آدم کی مثل بنایا کہ آدم کو مٹی سے بنایا پھر اس مٹی کو کہا ہو جا تو وہ ہو گئی اور مجھے کتاب وحکمت، تورات وانجیل کا علم دیا اور مجھے ایسا (بااختیار) بنایا کہ میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور اللہ نے مجھے اٹھالیا اور پاک کیا اور مجھے اور میری ماں کو شیطان مردود سے بچایا، ہمارے اوپر شیطان کو کوئی سبیل نہ ہوئی۔"

انبیاء کرام میں سے ہر نبی نے اپنے رب کی بہترین تعریف کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی تعریف کی اور اب میں اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے حمد و ثنا شروع کی۔

"الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعالمین و کافة للناس بشیرا و نذیرا و انزل علی القرآن فیه تبیان لکل شئی۔ وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس و جعل امتی و جعل امتی هم الا ولون و الآخرون و شرح لی صدری و وضع عنی و زری و رفع لی ذکری و جعلنی فاتحا خاتما فقال ابراهیم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بهذا فضلکم محمد"

یعنی تمام حمد و ثنا رب تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور سارے لوگوں کے لئے خوشخبری سناتا اور ڈر سناتا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔ میری امت کو تمام امتوں میں بہترین بنایا جو لوگوں کے لئے نکالی گئی اور میری امت کو وسط امت بنایا اور میری امت اولین بھی ہے اور آخرین بھی۔ میرا سینہ کشادہ کیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا، اور میرے لئے میرا ذکر بلند کیا اور مجھ کو فاتح و خاتم بنایا۔

یہ سن کر ابراہیم خلیل اللہ نے فرمایا: اسی وجہ سے تم پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت دی گئی ہے۔ (شامی نے چند روایات کا مزید ذکر کیا ہے)

پھر سب کے سب انبیاء کرام نے امر قیامت کے سلسلہ میں گفتگو کی تو سب نے اپنے معاملہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف پھیر دیا۔ انہوں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں تو ان سب نے اپنے معاملہ کو حضرت موسیٰ کی طرف پھیر دیا۔ تو انہوں نے بھی یہی کہا مجھے اس کا علم نہیں تو انہوں نے اپنے معاملہ

کو حضرت عیسی کی طرف پھیرا۔ تو انہوں نے کہا۔ رہا قیامت کا وقوع تو اس کا
علم تو اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں اور جس بارے میں مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ دجال
نکلے گا اور میرے پاس دو تلواریں ہونگی جب مجھے دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا
جس طرح شیشہ پگھلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دے گا۔ پھر جب لوگ
اپنے اپنے شہروں اور وطنوں کو جائیں گے تو اس وقت یاجوج و ماجوج خروج
کریں گے۔ وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہونگے۔ قوم یاجوج و ماجوج اپنے
شہروں کو روند ڈالیں گے،، جس چیز پر بھی آئیں گے اس کو ہلاک کر دیں گے
اور پانی کے پاس سے گزریں گے اس کو پی لیں گے یہاں تک کہ لوگ آکر مجھ
سے ان کی شکایت کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے ہلاکت کی دعا
کروں گا تو اللہ پاک انکو ہلاک کر دے گا، ان کو موت دے گا یہاں تک کہ
زمین ان کے جسموں کی گلن سڑن سے سڑ جائیگی تو اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا
، بارش کا پانی ان کے جسموں کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گا۔ لہذا وہ عہد
میرے رب کی طرف سے یہ ہے جب ایسا ہوگا (تو قیامت آئے
گی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مثال بیان فرمائی (کہ قیامت کا
معاملہ ایسا ہے جیسا کہ) وہ عورت جس کے ایام حمل پورے ہو چکے اس کو نہیں
معلوم کہ ولادت رات میں ہوگی یا دن میں یعنی قیامت آنے کے
ایام (دن) پورے ہو چکے ہونگے لوگ غفلت میں ہونگے وہ آجائے گی۔''

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت سخت پیاس لگی تو حضرت جبرئیل
امین ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا لے آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے دودھ پسند فرمایا تو حضرت جبرئیل امین نے کہا: آپ نے فطرت کو

پسند کیا اور اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت بے راہ ہو جاتی اور آپ کی اتباع نہ کرتی مگر ان میں کے تھوڑے لوگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تین برتن تھے اور تیسرے برتن میں پانی تھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی امت غرق ہو جاتی (اس میں چند احتمال ہیں (۱) عمر یں کم ہو جائیں (۲) غالب احتمال یہ ہے کہ پانی میں ڈوب کر موت ہوتی، تیسرا احتمال یہ ہے کہ شہوات ولذات میں غرق ہو جاتی)

ایک روایت میں ہے: وہ تین برتن جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوئے ان میں سے ایک میں پانی کی جگہ شہد تھا۔

حضور کا سفر معراج:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائیں جانب ایک چٹان دیکھی جس پر حور العین موجود تھیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا: انہوں نے سلام کا جواب دیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ جواب دیا جس سے آنکھ ٹھنڈی ہوئی پھر معراج (سیڑھی) لائی گئی جس سے ارواح بنی آدم اوپر چڑھیں گی۔ اس سے خوبصورت سیڑھی مخلوق خدا نہ دیکھے گی۔ اس کا ایک ڈنڈا چاندی کا اور ایک سونے کا، یہ سیڑھی جنت الفردوس کی تھی، موتیوں سے مرصع تھی۔ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سفر معراج ملاحظہ فرمائیں کس شان کا ہے۔ فرشتوں کے جھرمٹ میں دائیں فرشتے ہیں بائیں فرشتے ہیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل چڑھ کر آسمان دنیا کے اس دروازے پر پہنچ گئے جس کو "باب حفظہ" کہا جاتا ہے۔ یہاں ایک فرشتہ مقرر

ہے جس کا نام اسماعیل ہے یہ آسمان دنیا کے صاحب (مالک) ہیں یسکن الھواء ہوا میں رہتے ہیں نہ کبھی آسمان پر گئے نہ زمین پر آئے انکا آسمان پر جانا اور زمین پر آنا اس دن ہوا جس دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا و بین یدیہ سبعون الف ملك مع کل ملك جند من الملئکة سبعون الف ملك اور اسماعیل نامی فرشتہ کے سامنے ستر ہزار فرشتے تھے اور ہر ایک فرشہ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے (جن کی کل تعداد چار ارب نوے کرور ہوتی ہے اور بشمول اسماعیل نامی فرشتہ کے چار ارب نوے کرور ایک)

حضرت جبرئیل نے آسمان کا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا کون ہے؟ بتایا: جبرئیل ہوں۔ معلوم کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ بتایا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ یہ بھی معلوم کیا گیا کیا ان کو اس طرف بھیجا گیا ہے؟

جواب دیا؟

ہاں:!

مرحبا بہ واھلا حیاہ اللہ من اخ و من خلیفة، فنعم الاخ، ونعم الخلیفة و نعم المجیئ جاء کے نعروں سے استقبال کیا گیا۔ مبارکباد پیش کی گئی۔

پھر آپ دونوں کے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔

جب دونوں اندر پہنچے تو (دیکھا) وہاں حضرت ابو البشر سیدنا آدم ہیں، وہ اپنی اس حالت و ہیئت پر ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نے انکو ان کی صورت پر پیدا کیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام پر ارواح اور ذریت مومنین پیش کی جار

ہی ہیں۔

تو حضرت آدم کہہ رہے ہیں نیک وسعید روحیں ہیں، اچھی جانیں ہیں ان کو علیین میں داخل کردو۔

پھر آپ پر آپ کی کفار کی ذریت کی روحیں پیش ہوئیں تو آپ کہتے ہیں خبیث روحیں ہیں، بری جانیں ہیں ان کو سجین میں ڈالدو۔

اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے دائیں طرف والی ارواح کو دیکھا اور ایک دروازہ (بھی) دیکھا جس سے بہترین پاک خوشبو آرہی ہے اور بائیں جانب روحوں کو دیکھا اور دروازہ بھی دیکھا جس سے سڑی ہوئی بدبودار بو آرہی ہے۔ جب انہوں نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو ہنسے اور خوش ہوئے اور جس وقت بائیں طرف دیکھا تو غمگین ہوئے اور روئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح صالح بیٹے اور صالح نبی کو مبارک ہو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا: ''یہ کون ہیں اے جبرئیل'' حضرت جبرئیل نے جواب دیا یہ آپ کے بابا حضرت آدم ہیں اور یہ روحیں آدم کی نسل سے پیدا ہونے والے بیٹوں کی ہیں۔ ان میں سے دائیں طرف والی جنتی ہیں، اور بائیں طرف والی جہنمی ہیں یہی وجہ ہے کہ جب دائیں والی روحوں کو دیکھا تو ہنسے اور خوش ہوئے اور جب بائیں والیوں کو دیکھا تو روئے اور غمگین ہوئے۔

اور یہ دروازہ جو دائیں جانب ہے جنتی دروازہ ہے، جب اپنی

ذریت کو اس میں داخل ہوتے دیکھا تو ہنسے اور خوش ہوئے اور وہ دروازہ جو بائیں جانب ہے جہنمی دروازہ ہے جب ذریت کو اس میں داخل ہوتے دیکھا تو روئے اور غمگین ہوئے۔

شامی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے "پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے ہونگے تو دیکھا کہ ایک دستر خوان ہے، اس پر گوشت کے ٹکڑے ہیں، اس کے پاس کوئی بھی نہیں، جبھی ایک دستر خوان اور دیکھا اس پر بھی گوشت ہے جو خراب ہو چکا ہے اور سڑ چکا ہے، اس دستر خوان کے پاس لوگ موجود ہیں، اس سے گوشت کھا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ جواب دیا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو حلال تو چھوڑ دیتے ہیں اور حرام اپناتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ چند گروہ ایک دستر خوان کے قریب ہیں جس پر بہتر تروتازہ بھنا ہوا گوشت ہے اور اسی کے گرد اگرد مردار سڑا ہوا گوشت ہے تو لوگ مردار ناپاک پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اس سے کھا رہے ہیں اور پاک و صاف تروتازہ گوشت کو چھوڑ رہے ہیں۔ پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا یہ زنا کار لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال ٹھہراتے ہیں اور جس کو اللہ نے حلال قرار دیا اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

پھر ذرا سا آگے بڑھے تو دیکھا کہ کچھ گروہ ہیں جن کے پیٹ گھروں کی مانند ہیں جن میں سانپ بھرے پڑے ہیں جو ان کے پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے ہیں۔ جب بھی کوئی اٹھتا ہے تو گر پڑتا ہے کہتا ہے "اے اللہ قیامت قائم نہ فرما یہ سب کے سب آل فرعون کے راہ بھٹکے راہ گیر ہیں تو یہ راہ

بھٹکے راہ گیر آئیں گے تو ان کو روندیں گے، گھبراہٹ سے اللہ کی طرف چیخ رہے ہونگے"۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا یہ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل نے جواب دیا یہ آپ کے وہ امتی ہیں جو سود، بیاج کھاتے تھے۔ سود خور قیامت کے دن نہ کھڑے ہو سکیں گے مگر جیسے آسیب زدہ کھڑا ہوتا ہے جس پر آسیب کا اثر رہتا ہے۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوڑے آگے بڑھے تو وہ چند ایسے گروہ کو دیکھتے ہیں کہ جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح ہیں تو ان کے ہونٹ کھولے جاتے ہیں اور ان میں پتھروں کے لقمے ڈالے جاتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ ان کے منہ میں جہنم کی چٹان ڈالی جا رہی ہے پھر اسی کو ان کے نیچے سے نکالا جا رہا ہے تو میں نے ان کو سنا اللہ کی طرف فریادی ہو کر چیخ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے عرض کیا: "یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے تھے، یہ تو اپنے پیٹوں میں نری آگ بھرتے تھے اور عنقریب ان کو بھڑکتی آگ میں ڈالا جائے گا"

پھر ذرا آگے چلے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ عورتیں پستانوں کے بل لٹکی ہوئی ہیں اور کچھ عورتیں پیروں کے بل الٹی لٹکی ہوئی ہیں تو میں نے سنا اللہ کی طرف چیخ رہی ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا اے جبرئیل یہ عورتیں کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ ہیں جو زنا کرتی تھیں اور اپنی اولادوں کو قتل کرتی تھیں۔

پھر تھوڑا آگے بڑھے تو دیکھتے ہیں کہ کچھ گروہ ہیں جن کی کرتوتوں

سے گوشت کاٹا جا رہا ہے اور اس قوم کو اس گوشت کے لقمہ دیئے جا رہے ہیں اور اس گروہ سے کہا جاتا ہے کھا جس طرح تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا۔ حضور نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ چغلی کھانے والے اور لوگوں کے عیب بیان کرنے والے ہیں۔

پھر آگے بڑھے تو سود خوروں اور یتیموں کا مال ہڑپنے والوں کو، زانیوں کو اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو اس بری حالت میں پایا جو ابھی گزری بلکہ اس سے بھی بدتر!

دوسرے آسمان پر جانے کا واقعہ :

اس کے بعد حضور اور حضرت جبرئیل دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، پوچھا کون ہے، جواب دیا: جبرئیل ہیں۔ پھر معلوم کیا ساتھ میں کون ہیں؟ جواب۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا کیا ان کو اس طرف بھیجا گیا ہے؟ کہاں ہاں۔ نعم مرحبا و اھلا حیاہ اللہ من اخ و من خلیفة فنعم الا خ و نعم الخلیفة و نعم المجیئ جاء کے الفاظ کہہ کر مبارک باد پیش کی گئی اور ان دونوں مقدس حضرات کے لئے دروازہ کھول دیا گیا جب دونوں حضرات پہنچے تو دیکھتے ہیں دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت یحیٰ ابن زکریا موجود ہیں۔ یہ دونوں حضرات کپڑوں میں، بالوں میں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور ان کے ساتھ ان کی قوم و امت کا ایک گروہ ہے اور حضرت عیسیٰ متناسب الاعضاء ہیں، درمیانی قد ہے، ان کا رنگ مائل بہ سرخی و سفیدی ہے، لٹکے ہوئے لمبے بال ہیں گویا حمام سے نکلے ہیں۔ حضور نے ان کو عروہ

ابن مسعود ثقفی سے تشبیہ دی۔ حضور نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح یعنی صالح بھائی اور صالح نبی کو مبارک ہو! پھر دونوں نے حضور کے لئے دعائے خیر کی۔

تیسرے آسمان پر جانے کلواقعہ :

پھر تیسرے آسمان کی طرف پہنچے۔ حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا کون ہے؟ بتایا جبرئیل! پوچھا اور ساتھ میں کون ہے؟ کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، معلوم کیا ان کو ادھر بھیجا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں مرحبابه اهلا حياه الله من اخ و من خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجئى جاء۔ کہہ کر ان کے لئے دروازہ کھول دیا۔ جب یہ دونوں داخل ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ حضرت یوسف ہیں اور ان کے ساتھ ان کی امت کا ایک گروہ ہے۔ حضور نے ان کو سلام کیا۔ حضور کے سلام کا جواب حضرت یوسف نے دیا۔ پھر کہا صالح بھائی اور نبی صالح کو مرحبا اور حضرت یوسف نے دعائے خیر دی اور یہ وہی ہیں جن کو حسن کا کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حسن والے ہیں۔ بیشک اللہ نے ان کو حسن میں لوگوں میں فضیلت دی جیسا کہ تمام ستاروں میں چودھویں کا چاند۔ کہا یہ کون ہیں اے جبرئیل؟ جواب دیا آپ کے بھائی یوسف ہیں۔

چوتھے آسمان پر جانے کلواقعہ :

اس کے بعد چوتھے آسمان پر پہنچے؟ جبرئیل نے دروازہ کھولوایا، معلوم کیا کون ہے؟ جواب۔ جبرئیل ہوں۔ کہا ساتھ میں کون ہیں؟ کہا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ معلوم کیا: کیا ان کو ادھر بھیجا گیا ہے؟ کہا ہاں مرحبابہ اھلا حیاہ اللہ من اخ و من خلیفة فنعم الاخ و نعم الخلیفة و نعم المجئی جاء۔ یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا۔ جب آگے بڑھے دیکھا کہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں جن کو اللہ نے بلند مقام پر اٹھالیا ہے۔ حضور نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا صالح بھائی و نبی صالح کے لئے۔ پھر ان کے لئے حضرت ادریس نے دعاء کی۔

پانچویں آسمان پر جانے کلواقعہ :

پھر پانچویں آسمان پر پہنچے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، پوچھا کون ہے؟ جواباً جبرئیل امین نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو ادھر بھیجا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ پھر مبارکباد کے یہ الفاظ کہے گئے۔ مرحبابہ اھلا حیاہ اللہ من اخ و من خلیفة فنعم الاخ و نعم الخلیفة و نعم المجئی جاء (یہ کہہ کر) ان کے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ جب آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ہارون ہیں اور ان کی آدھی داڑھی مبارک سفید اور آدھی کالی ہے لگتا ہے داڑھی مبارک ناف مبارک کو چھوجائیگی اور آپ کے گرداگرد بنی اسرائیل کا ایک گروہ ہے اور ہارون علیہ السلام ان کو کوئی واقعہ بتارہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا، انہوں نے

جواب دیا پھر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر آپ کو بھلائی کی دعا دی۔ حضور نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ کہا یہ اپنی قوم کے محبوب و پیارے ہارون بن عمران ہیں۔

چھٹے آسمان پر جانے کا واقعہ:

پھر چھٹے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، کہا کون ہے؟ جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پھر معلوم کیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں۔ معلوم کیا۔ ان کو ادھر بھیجا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ مرحبا بہ اھلا حیاہ اللہ من اخ و من خلیفۃ فنعم الاخ و نعم الخلیفۃ و نعم المجئی جاء۔ ان دونوں حضرات کے لئے درواز کھول دیا گیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نبیوں کے پاس سے گزرے۔ ان کے پاس چند افراد تھے اور پھر دوسرے کچھ نبیوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس گروہ تھے اور پھر کچھ نبیوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس کوئی نہ تھا پھر ایک ایسے سواد اعظم کے پاس سے گزرے جس نے افق کو گھیر لیا تھا۔ حضور نے معلوم کیا یہ کیسی بھیڑ ہے؟ بتایا موسیٰ اور ان کی قوم ہے۔

لیکن آپ نے اپنے سر انور کو اٹھایا تو دیکھا وہ ایک عظیم سواد اعظم کے پاس ہیں جس نے افق کو ادھر سے ادھر تک گھیرا ہوا ہے۔ حضور کو بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے علاوہ ستر ہزار ہیں جن کو بلا حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جب حضور اور جبرئیل امین اندر پہنچے تو دیکھا حضرت موسیٰ بن عمران ہیں۔ سفید سرخ لمبے آدمی ہیں کہ گو کہ یمن کے قبیلہ شنودہ سے

ہیں، گھنے بال اگر آپ پر (اسی رنگ) قمیص بھی ہوتی تو وہ بھی بالوں میں چھپ جاتی تو حضور نے ان کو سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا۔ دعاء خیر کی اور کہا لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے یہاں ان سے زیادہ مکرم ہوں بلکہ مجھ سے زیادہ اللہ کے یہاں ان کا مرتبہ ہے، زیادہ مکرم ہیں۔ حضور جب حضرت موسیٰ کے پاس سے آگے بڑھے تو وہ روئے۔ معلوم کیا کیوں روتے ہیں؟ جواب دیا: میں یوں روتا ہوں کہ ایک نوجوان میرے بعد مبعوث ہوا، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والوں سے زیادہ تعداد ان کے جنتی امتیوں کی ہوگی۔ بنی اسرائیل یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ کے یہاں میں زیادہ عزت والا ہوں حالانکہ نبی آدم کا یہ آدمی دنیا میں مجھ سے بعد میں آیا۔ وانا فی أخری فلوانه فی نفسه لم ابال ولكن معه امته .اور میں آخر میں لہذا وہ اگر تنہا ہوتے تو مجھے کوئی غرض نہ تھی لیکن ان کے ساتھ ان کی امت ہے۔

ساتویں آسمان پر جانے کلواقعہ :

پھر ساتویں آسمان پر پہنچے تو حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہیں معلوم کیا ساتھ میں کون ہیں؟ بتایا محمد رسول اللہ ہیں۔ دریافت کیا، کیا ان کو اس طرف بھیجا گیا ہے ؟ ہاں۔ مبارکباد پیش کی مرحبا به اهلا حياه الله من اخ و من خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجئى جاء۔ تو ان حضرات کے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ جب دونوں آگے بڑھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس ہیں، وہ باب جنت کے سونے

کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے اپنی پیٹھ کو بیت معمور سے لگا رکھا ہے، ان کے پاس ان کی قوم کے چند افراد ہیں۔ حضور نے ان کو سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے ارشاد فرمایا: آپ اپنی امت کو حکم دیں کہ وہ جنت کے پیڑ زیادہ لگائیں، کثرت سے جنت کی شجر کاری کریں۔ بیشک خاکِ جنت پاک ہے اور زمین اس کی وسیع وعریض ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا و ماغراس الجنۃ۔ جنت کی شجر کاری کیا ہے؟ جواب دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ جنت کی شجر کاری ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے آپ اپنی امت کو میرا سلام کہیں اور ان کو بتادیں کہ جنت پاک مٹی والی میٹھے پانی والی ہے، اور اس کے درخت ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور حضرت خلیل اللہ کے پاس ایک قوم بیٹھی ہے جس کے چہرے سفید ہیں، وہ سفیدی کاغذ کی طرح ہے اور ایک قوم اور ہے جو کھڑی ہوئی ہے اور وہ ایک نہر میں داخل ہوگئی، اس میں نہا کر نکلی تو ان کے رنگوں سے وہ چیز صاف ہوگئی پھر دوسری نہر میں داخل ہوئی، نہائی اور نکل گئی اور ان کے انگوں سے وہ ملاوٹ ختم ہوگئی پھر ایک تیسری نہر میں داخل ہوئی، اس میں نہانے سے اس مرتبہ ان کے رنگ صاف ہوگئے۔ یہ قوم رنگ میں اپنے پہلے ساتھیوں کی طرح ہوگئی۔ حضور نے معلوم کیا اے جبرئیل یہ سفید چہرے والے کون ہیں اور یہ کون ہیں جن کے رنگوں میں کچھ ملاوٹ ہے، یہ نہریں کیسی ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہو کر اس

میں نہائے، حضرت جبرئیل نے جواب دیا: رہے یہ لوگ جن کے چہرے بالکل سفید ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے ایمان میں معاصی داخل نہیں ہوئے اور یہ قوم جن کے رنگوں میں کچھ ہے یہ وہ قوم ہے جن کے نیک و بدعمل مل گئے تو انہوں نے توبہ کی اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی اور رہا یہ نہریں، ان میں سے پہلی ''رحمۃ اللہ'' ہے اور دوسری ''نعمۃ اللہ'' ہے اور تیسری وہ ہے کہ ان کے رب نے ان کو اس سے پاک شراب پلائی ہے اور کہا گیا آپ کی جگہ ہے اور آپ کی امت کی جگہ جبھی تو آپ کی امت کے دو حصے ہو گئے۔ ایک گروہ کے اوپر سفید کپڑے ہیں گویا کہ وہ کاغذ ہیں اور ایک گروہ پر راکھ کے رنگ کے کپڑے ہیں۔ حضرت رسول خدا بیت معمور میں داخل ہو گئے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی داخل ہو گئے جن کے کپڑے سفید ہیں اور ان دوسرے لوگوں کو روک دیا گیا جن کے راکھ کے رنگ کے کپڑے تھے حالانکہ یہ بھی بھلائی پر ہیں۔ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور ان مومنین نے جو آپ کے ساتھ تھے بیت معمور میں نماز ادا کی اور یہ بیت معمور وہ ہے جہاں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جو ایک مرتبہ داخل ہو جائیں گے قیامت تک بیت معمور کی طرف نہ لوٹیں گے اور بیت معمور کعبہ شریف کے بالکل محاذی ہے۔ اگر بیت معمور سے کوئی پتھر گرے تو وہ سیدھا کعبہ شریف پر گرے گا اور یہ آخری ہے جو ان پر ہے (یعنی فرشتوں کا بیت معمور میں داخل ہونا اور داخل ہو کر نکل جانے کے بعد اس کی طرف نہ لوٹنا)

حضور پر تین پیالے پیش کئے گئے:

دوسری روایت میں ہے آپ پر تین پیالے پیش کیے گئے جن کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ یعنی دودھ کا، شراب کا، شہد کا یا پانی کا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو حضرت جبرئیل نے آپ کے فعل کی تصویب فرمائی جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ کہا جو روایت میں ہے۔ یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔

(اس پر شامی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے) میں اسراء کے رات میں ملأ اعلیٰ پر گزرا تو دیکھا حضرت جبرئیل اللہ کے ڈر سے ایک کونے سے چپکے ہوئے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ زمین سے چمٹ گئے ہیں۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ پہنچ گئے اور اسی پر رک جاتا ہے جو زمین سے آتا ہے تو اس کو یہیں سے لے لیا جاتا ہے۔ اور جو چیز اوپر سے آتی ہے وہ بھی یہیں آکر رک جاتی ہے اور یہیں سے اس کو لے لیا جاتا ہے اور یہ ایک درخت ہے جس کی جڑ سے کچھ نہریں نکلتی ہیں جن کے پانی کا رنگ بدلے نہ مزہ بدلے اور نا ہی خوشبو۔ اور کچھ نہریں دودھ کی نکلتی ہیں جن کا کبھی مزہ نہ بدلے گا اور کچھ نہریں ہیں شراب کی۔ پینے والوں کے لئے لذت ہے اور کچھ نہریں صاف وشفاف شہد کی ہیں۔ اس درخت کے سائے میں سوار اگر ستر سال چلے تو مسافت ختم نہ ہو اور سدرۃ المنتہیٰ کے گھڑے مقام ہجر کے گھڑوں کی طرح ہیں اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح ہیں، اس کا ایک پتہ پوری امت کو چھپا سکتا ہے اور ایک روایت میں یہ ہے: اس کا ایک پتہ پوری مخلوق کو اپنے سائے میں لے لے گا، اس کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے جس نے اس کو چھپا لیا ہے۔ رنگ

کیسے ہیں کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے حکم سے جو چھپانا تھا چھپالیا رنگ بدل گیا اور ایک روایت میں ہے یاقوت وزبرجد ہو گیا اب کسی کے بس کی بات نہیں کہ اس کے حسن کی تعریف کر سکے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پروانے سونے کے ہیں اور اُس کی جڑ میں چار نہریں ہیں، دو نہریں باطن میں ہیں اور دو نہریں ظاہر میں ہیں۔ پوچھا یہ نہریں کیسی ہیں اے جبرئیل؟ جبرئیل امین نے کہا باطنی نہریں وہ جنت کی نہریں ہیں اور ظاہر کی نہریں نیل وفرات ہے۔

سدرة المنتہیٰ کی جڑ میں چشمہ جاری ہے:

(شامی نے اتنا زیادہ کیا ہے) دوسری روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ میں ایک چشمہ جاری ہے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے۔ اس سے دو نہریں نکلتی ہیں، اس میں ایک کوثر ہے تیروں کی طرح بہت تیز پانی پھینک رہی ہے اس پر موتی، یاقوت وزبرجد کے خیمے ہیں اور اس پر پرندے ہیں ہرے بھرے نرم نرم۔ تم ان کو دیکھ رہے ہو۔ اس میں سونے چاندی کے برتن ہیں زمرجد ویاقت کی چھوٹی چھوٹی کنکریوں اور ریزوں پر یہ نہر جاری ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کے برتن کو پکڑا اور اس کے پانی سے لیکر پی لیا تو وہ شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ حضرت جبرئیل نے کہا: یہ وہ نہر ہے جس کو اللہ نے آپ کو تحفہ میں دیا اور دوسری نہر نہر رحمت ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں غسل کیا تو اللہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے حسنات الابرار سیات المقربین والے ذنوب کو بخش دیا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں، ان میں

سے ہر ایک پر نے افق کو گھیر لیا ہے، ان کے پروں سے بڑے بڑے موتی اور
یاقوت جھڑ رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر کوثر
کی حوض پر لایا گیا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو گئے تو اس میں وہ چیز تھی
جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر
خیال گزرا اس کے دروازے پر لکھا دیکھا "الصدقة بعشر امثالها والقرض
ثمانية عشر" یعنی صدقہ دس گنا ہے اور قرض اٹھارہ گنا۔ حضور نے معلوم کیا
اے جبرئیل یہ کیا معاملہ ہے کہ قرض صدقہ سے افضل ہے؟ حضرت جبرئیل
نے کہا اس لئے کہ سائل پاس رہتے ہوئے بھی مانگتا ہے اور قرض لینے والا تبھی
قرض مانگتا ہے جب اس کو ضرورت ہوتی ہے۔

سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے چلے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم) دودھ کی کچھ نہروں کے پاس پہنچے جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور
دیکھا کچھ شراب کی نہریں ہیں۔ پینے والوں کے لئے لذت ہے اور کچھ
صاف شہد کی نہریں ہیں اور اس میں موتی کے قبہ ہیں اور دیکھا اس کے انگور، انا
ربڑے ڈول کے مانند ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے ان قبوں میں دیکھا کہ
اونٹ کے کجاؤوں کی مثل انار ہیں اور دیکھا کہ بختی اونٹوں کے مانند پرندے
ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق نے پوچھا: وہ
نرم و نازک ہونگے۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ان کو کھایا ہے جنتی
اونٹ سے بھی زیادہ مزیدار اور مجھے یقین ہے کہ تم اس سے کھاؤ گے۔ اور کوثر
کی نہر کو دیکھا اس کے کنارے پر جوف دار موتیوں کے قبے ہیں کہ اس کی مٹی
بہت زبردست مشک والی ہے۔ پھر آپ کے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا کہ اس

میں اللہ کا غضب ہے اور اللہ کی جھڑک ،اور اللہ کی سزا۔اگر اس جہنم میں پتھر اور لوہا پھینکا جائے تو وہ اس کو کھالے یعنی پتھر کو جلا کر راکھ کر دے،لوہے کو پگھلا کر ختم کر دے۔اس جہنم میں ایک ایسے گروہ کو بھی دیکھا جو مردار کھارہا ہے تو کہا:اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے۔اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بند کر دیا گیا۔

حضور ﷺ سدرہ سے بھی آگے گئے:

اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ سے اور اوپر اٹھالیا گیا، جب اٹھالیا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بادل نے گھیر لیا جس میں ہر طرح کے رنگ تھے۔ جبرئیل یہیں رہ گئے۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مستوی عرش پر لے جایا گیا۔اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نور عرش میں ایک آدمی کو چھپا دیکھا۔پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا کیا فرشتہ ہے؟ جواب ملا۔نہیں فرشتہ نہیں ہیں۔پوچھا کیا نبی ہیں؟ کہا گیا۔نہیں نبی نہیں ہیں۔کہا کون ہیں یہ؟ جواب ملا ایک آدمی ہے جو دنیا میں رہتا تھا اس کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا قلب مسجدوں میں پڑا رہتا تھا اور اس نے کبھی بھی اپنے والدین کو گالی گلوج، برا بھلا نہیں کہا۔

حضور ﷺ اللہ کے محبوب ہیں:

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے تو اس وقت رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بات کی اور کہا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور نے جواب دیا: لبیک یا رب! اے میرے رب میں حاضر ہوں رب نے فرمایا مانگو۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا اے رب تو نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا اور ان کو عظیم ملک دیا موسیٰ کو شرف ہم کلامی سے سرفراز کیا داؤد کو عظیم ملک کا وارث بنایا اور ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا، پہاڑوں کو مسخر کر دیا اور سلیمان کو بڑا ملک عطا کیا اور ان کے لئے جن وانس، شیاطین کو مسخر کر دیا اور ہوا کو مسخر کیا اور ایک ایسا ملک دیا جو ان کے بعد کسی کے لئے نہیں۔ عیسیٰ کو تورات و انجیل کا علم دیا اور ان کو یہ اختیار دیا کہ وہ مادر زاد اندھوں کو اچھا کر دیں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیں اور تیرے اذن سے مردے جلائیں اور ان کو اور ان کی والدہ کو شیطان کی دھتکار سے بچایا۔ شیطان کا ان دونوں پر کوئی قابو نہ چلا۔

تو اللہ سبحانہ نے فرمایا: (قد اتخذتك حبيبا) میں نے تجھکو تو اپنا حبیب بنایا ہے راوی کہتا ہے تورات میں ان کا نام حبیب اللہ لکھا ہے" اور میں نے تجھ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا، ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور تیرے لئے تیرا سینہ کھول دیا اور تجھ سے تیرا بوجھ ہٹا دیا، تیرے لئے تیرا ذکر بلند کیا میں یاد نہ کیا جاؤں گا مگر یہ کہ تو میرے ساتھ ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ ہمیشہ تیرا ذکر کیا جائے گا اور میں نے تیری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کی طرف نکالی گئی اور میں نے تیری امت کو وسط امت بنایا اور میں نے

تیری امت کو وہ امت بنایا کہ وہی اول بھی ہے وہی آخر بھی ہے اور میں نے تیری امت کو بنایا کہ ان کے لئے کوئی پیغام جائز نہیں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے اور میں نے تیری امت میں سے کچھ گروہ بنائے جن کے قلوب ان کی انجیلیں ہیں انجیل یعنی کتاب وحکمت ۔ وہ قرآن مجید کو یاد کرتے ہیں اور زبانی تلاوت کرتے ہیں اور میں نے تجھ کو پیدائش میں انبیاء سے پہلے اور بعثت میں آخری بنایا۔ اول بنایا اس اعتبار سے کہ جس کا فیصلہ پہلے ہوگا اور میں نے تجھ کو سبع مثانی دیا کہ تجھ سے پہلے کسی کو نہ دیا اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں عطا کیں جو تحت عرش ایک خزانہ ہے۔ میں نے تجھ سے پہلے وہ کسی نبی کو نہ دیا۔ میں نے تجھ کو کوثر دیا۔

اور میں نے تجھ کو آٹھ خصلتیں دیں (۱) اسلام (۲) ہجرت (۳) جہاد (۴) صدقہ (۵) رمضان کے روزے (۶) امر بالمعروف (۷) نہی عن المنکر (۸) اور میں نے جس دن زمین و آسمان پیدا کیے اس دن تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں ۔ تو اور تیری امت ان کو قائم کریں۔"

شامی نے اتنا زیادہ کیا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا رب نے مجھے فضیلت دی:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رب نے مجھے یہ فضیلت دی، کہ تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور سارے لوگوں کے لئے بشیر بنا کر اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا اور میرے دشمن کے دل میں ایک مہینہ کی مسافت کی دوری سے رعب ڈال دیا اور میرے لئے غنائم حلال کر دیئے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ کئے اور زمین میرے لئے مسجد بنادی گئی اور اس کو میرے لئے پاک بنادیا گیا اور مجھ کو فواتح کلم۔ خواتم حکم اور جوامع کلم دیئے گئے اور مجھ پر میری امت پیش کی گئی، مجھ پہ کوئی تابع متبوع چھپا نہ رہا اور میں نے ان کو دیکھا کہ ایک قوم میرے پاس آئی جو بالوں کے جوتے پہنے ہوئے تھی اور میں نے دیکھا کہ ایک اور قوم میرے پاس آئی جن کے چہرے چوڑے ہیں اور آنکھیں چھوٹی ہیں گویا کہ ان کی آنکھیں دھاگے سے سی دی گئی ہیں لہذا مجھ پہ کچھ بھی مخفی نہ رہا کہ وہ میرے بعد کس چیز سے ملنے والے ہیں۔

حضور ﷺ کو پچاس نمازیں عطا ہوئیں:

اور مجھے پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا اور مجھ کو تین (لقب) دیئے گئے ہیں سید المرسلین، امام المتقین، قائد الغر المحجلین ہوں۔ ایک دوسری روایت میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں، سورہ بقرہ کی آخری آیتیں دی گئیں اور حضور کی امت میں سے اس شخص کے بڑے بڑے ہلاک کرنے والے گناہوں کو بخش دیا گیا جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا۔ پھر وہ بادل چھٹ گیا اور حضرت جبرئیل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کا ہاتھ پکڑا جلدی سے لوٹ گئے، حضرت ابراہیم کے پاس آئے تو انہوں
نے کچھ نہ کہا پھر حضرت موسیٰ کے پاس آئے تو موسیٰ نے کہا: مبارک ہو
تمہارے لیے یہ ہی تھا پھر کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم نے کیا
کیا؟ تمہارے رب نے تم پر اور تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ جواب دیا کہ
میرے رب نے میری امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی
ہیں۔ کہا: رب کے پاس واپس جاؤ اپنے اور اپنی امت کے اوپر سے تخفیف کا
سوال کرو اس لئے کہ آپ کی امت اس کو ادا نہ کر سکے گی، اس لئے کہ میں نے
آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کو آزمایا اس سے ہلکے معاملہ
میں ان کا تجربہ کر چکا ہوں، اس سے عاجز ہوئے اور چھوڑ بیٹھے۔ آپ کی
امت تو باعتبار جسم و بدن، دل و نظر اور کان کے زیادہ کمزور ہے۔ حضور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جبرئیل کی طرف متوجہ ہوئے، ان سے مشورہ
کرنے لگے۔ حضرت جبرئیل نے مشورہ دیا کہ ٹھیک ہے اگر آپ چاہیں تو
لوٹ جائیں۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی سے لوٹ کر درخت کے
پاس پہنچ گئے، بادل نے آپ کو ڈھانپ لیا اور حضور سجدہ ریز ہو گئے پھر کہا اے
رب تخفیف فرمادے چونکہ وہ کمزور امت ہے۔ جواب ملا پانچ کی تخفیف کر دی
پھر بادل چھٹ گیا اور موسی کے پاس آئے کہا: مجھ سے پانچ اٹھالی۔ موسیٰ نے
کہا: رب کے پاس جا کر اور تخفیف چاہو چونکہ تمہاری امت ادا نہ کر سکے گی۔
پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موسیٰ کے پاس اور رب کے پاس آتے جاتے
رہے اور پانچ پانچ کم ہوتی رہیں حتیٰ کہ رب نے فرمایا: اے محمد! حضور نے
جواب دیا۔ (لبیک وسعدیک) رب نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہیں ہر دن اور

ہر رات میں۔ ہر نماز دس کے برابر ہے تو یہ پچاس نمازیں ہوئیں، ہمارا قول نہیں بدلا جاتا اور لکھا ہوا منسوخ نہیں کیا جاتا۔ اور جس نے ایک نیکی کا ارادہ کر لیا حالانکہ ابھی وہ نیکی کی نہیں تو اس کے بدلے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر وہ نیکی کر لی تو اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا حالانکہ اس برائی کو کیا نہیں تو اس کے اوپر کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس برائی کو کر لیا تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ اور وہ بادل چھٹ گیا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچ کر ان کو خبر دی۔ انہوں نے کہا پھر اپنے رب کے پاس جائیے اور نماز کی تخفیف چاہیئے چونکہ آپ کی امت ادا نہ کر سکے گی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس آتا جاتا رہا ہوں حتیٰ کہ مجھے اس سے حیا آئی لیکن میں راضی ہو گیا اور اس کو مان لیا۔ منادی نے ایک ندا دی کہ میں نے اپنا فریضہ پورا کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا: بسم اللہ (کہئے اور) اتریئے۔

اور فرشتوں کا جو گروہ بھی میرے پاس سے گزرا، اس نے یہی کہا علیک بالحجامۃ، آپ ضرور سینگی لگوایا کریں۔ اور ایک روایت میں ہے آپ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے تشریف لے آئے (اور فرمایا) تمام آسمان والوں نے مجھے مبارکباد پیش کی اور سب کے سب میرے لئے مسکرائے مگر ایک فرشتہ نہیں مسکرایا، میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور مبارکباد دی اور میرے لئے دعا کی لیکن میرے لئے مسکرایا نہیں؟ جبرئیل نے کہا وہ خازن نار، مالک جہنم ہیں۔ جب سے پیدا

ہوئے ہنسے نہیں اور اگر کسی کے لئے ہنستے تو آپ کے لئے ہنستے۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمان دنیا کی طرف تشریف لائے آسمان کے نیچے دیکھا کہ دھواں ہی دھواں اور ڈراونی آوازیں ہیں۔ معلوم کیا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ جبرئیل نے جواب دیا ھذہ الشیاطین یحومون علیٰ عیون بنی آدم لا یتفکرون فی ملکوت السموات والارض ولو لا ذلک لراؤا العجائب. یہ شیاطین ہیں جو بنی آدم کی آنکھوں پر گھوم رہے ہیں زمین و آسمان کی ملکوت کے بارے میں نہیں سوچتے اور اگر یہ نہ ہوتا تو وہ بہت عجائب دیکھتے۔

بیت المقدس میں واپسی:

پھر بیت المقدس میں اتر کر مکہ لوٹنے کے لئے براق پر وہیں سے سوار ہوئے جہاں اس کو باندھا تھا، کسی جگہ پر قریش کے ایک تجارتی قافلہ کے پاس سے گزرے۔ اس قافلہ میں ایک اونٹ ہے جس کے اوپر کتان کی رسی سے بنے ہوئے دو برتن ہیں ایک کالا ہے دوسرا اسفید ہے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس اونٹ کے پاس آئے تو وہ بدک کر گھوما اور وہ مرگی زدہ ہو کر گر پڑا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اور تجاری قافلہ کے پاس سے گزرے کہ ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا جس کو بنی فلاں نے باندھ لیا تھا تو حضور نے ان کو تحیت دی تو ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز ہے تو آپ صبح سے کچھ پہلے مکہ میں اپنے اصحاب میں آ گئے۔

جب صبح ہوئی تو حضور کو علم قطعی اور یقینی ہو گیا کہ لوگ ان کو جھٹلائیں گے تو آپ رنجیدہ ہو کر بیٹھ گئے۔ دشمن خدا ابو جہل آپ کے پاس سے

گزرا، حضور کے پاس آکر بیٹھ گیا، حضور سے ازراہِ تمسخر پوچھا: کچھ ہے؟ سرکار نے فرمایا: ہاں! اس نے معلوم کیا وہ کیا ہے؟ سرکار علیہ السلام نے فرمایا آج رات مجھ کو سیر کرائی گئی ہے۔ اس نے معلوم کیا، کہاں تک؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا بیت المقدس تک۔ اس نے کہا: پھر آپ نے صبح ہمارے درمیان کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں! افلم یرانه یکذبه مخافة انه یجحده الحدیث ان دعا قومه الیه.

تو ابوجہل نے حضور کو جھٹلانا خلاف مصلحت جانا اس بات کے اندیشے سے کہ کہیں حضور اپنی بات سے انکار کر جائیں۔ اگر اس نے اپنی قوم کو آپ کے پاس بلایا۔ ابوجہل گویا ہوا: کیا خیال ہے اگر میں آپ کی قوم کو آپ کے پاس بلاؤں، کیا ان کو بھی وہ ہی بات بتائیں گے جو مجھے بتائی ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا ہاں۔ ابوجہل نے آواز لگائی: اے بنی کعب بن لوئی کے گروہ آؤ مجلس میں بیٹھے ہوئے اس کی طرف دوڑے اور آکر حضور کے اور ابوجہل کے قریب بیٹھ گئے۔ ابوجہل نے کہا جو بات مجھ کو بتائی ہے۔ ان کو بتائیے سرکار علیہ السلام نے فرمایا: آج رات مجھ کو سیر کرائی گئی۔ انہوں نے کہا کہاں تک؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: بیت المقدس تک۔ انہوں نے کہا پھر تم نے ہمارے درمیان صبح کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہاں تو کسی نے تالی بجائی اور کسی نے تعجب سے ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور شور مچایا، اور اس کو بہت بڑا بنا لیا۔ تو مطعم بن عدی نے کہا آج سے پہلے کا تمہارا ہر معاملہ آسان تھا، ہلکا پھلکا تھا اس نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تم جھوٹے ہو کہ ہم تو بیت المقدس اونٹوں سے ایک مہینہ میں جاتے اور پورے ایک مہینہ میں

واپس آتے ہیں اور تمہارا گمان ہے کہ تم (جا کر) آج رات ہی واپس آ گئے؟ لات وعزی کی قسم میں تمہاری بات سچ نہ مانوں گا۔

حضرت ابوبکر صدیق نے کہا اے مطعم تم نے اپنے بھائی سے بہت بری بات کہی ہے، تم ان سے ناپسندیدگی کے ساتھ سے ملے ہو اور ان کو جھٹلایا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سچے ہیں۔ تو انہوں نے پوچھا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت المقدس کے اوصاف بتائیے، اس کی کیفیت کیا ہے، اس کی بناوٹ کیسی ہے اور پتھر سے تراشے ہوئے اس کے ستون کیسے ہیں؟ اور گروہ میں وہ آدمی بھی تھا جو بیت المقدس جا چکا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کا وصف بتانا شروع کیا کہ اس کی بناوٹ ایسی ہے اس کی ہیئت ایسی ہے اور اس کے پتھر سے تراشیدہ پانی کے برتن ایسے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر بیت المقدس کے متعلق ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ پر اس کی بناوٹ وہیئت مشتبہ ہونی شروع ہوئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس قدر تکلیف ہوئی اس جیسی پہلے کبھی نہ ہوئی تھی تو مسجد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر کر دی گئی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ مسجد کو دار عقیل کے پاس یا دار عقال کے پاس رکھ دیا گیا۔ ان لوگوں نے معلوم کیا مسجد کے کتنے دروازے ہیں حالانکہ حضور نے گنے نہیں تھے (کہ کتنے دروازے ہیں) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھنے لگے۔ دروازہ کو گنتے اور ان کو بتا دیتے اور ابوبکر کہتے صدقت صدقت أشهد انك رسول الله آپ نے سچ فرمایا، آپ نے سچ فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں۔ اس گروہ نے

کہا رہی بات وصف کی تو قسم بخدا انہوں نے صحیح صحیح بتادی۔ پھر انہوں نے ابو بکر صدیق سے کہا کیا تم سچ مانتے ہو کہ وہ آج رات بیت المقدس گئے تھے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے۔ حضرت ابو بکر نے کہا: ہاں میں تو اس سے بڑی بات کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ میں ہر صبح و شام میں آنے والی آسمانی خبر کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے آپ کا نام "ابو بکر صدیق" رکھ گیا۔

پھر انہوں نے کہا اے محمد ہمیں ہمارے قافلہ کے بارے میں بتاؤ۔ حضور نے فرمایا میں مقام روحاء میں بنی فلاں کے قافلہ کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے اپنی اونٹنی گما دی تھی تو وہ لوگ اس کی تلاش میں چلے گئے تو میں ان کے سامان سفر کے پاس آیا اور سامان کے پاس کوئی نہ تھا تو دیکھا وہاں پانی کا پیالہ ہے۔ اس سے میں نے پی لیا پھر میں فلاں جگہ پر بنی فلاں کے قافلہ کے پاس آیا اور اس قافلہ میں ایک سرخ اونٹ ہے اس پر ایک کالا مشک ہے اور ایک سفید مشک ہے تو جب میں اس اونٹ کے برابر ہوا تو وہ بدکا اور مرگی زدہ ہو کر گر گیا پھر میں مقام تنعیم میں نبی فلاں کے قافلہ کے پاس پہنچا۔ اس قافلہ کے آگے ایک اونٹ چلتا تھا جس کا رنگ سفید مائل بہ سیاہی تھا اور اس اونٹ پر جلال معلوم ہوتا تھا۔ اور دو کالے مشک تھے پس یہ جلد ہی تمہارے پاس ثنیۃ کے راستہ سے آجائے گا۔ تو کب تک آجائے گا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدھ تک۔ جب بدھ کا دن آیا قریش متوجہ ہو کر قافلہ کا انتظار کرنے لگے اور دن چھپنے لگا اور قافلہ نہیں آیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دن میں چند ساعت اضافہ کر دیا گیا اور حضور کے لئے سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ قافلہ نمودار ہوا تو

انہوں نے اونٹ والوں کا استقبال کیا۔قافلہ والوں سے پوچھا کیا تمہارا اونٹ کھو گیا تھا؟انہوں نے کہا: ہاں (راوی کہتا ہے) پھر انہوں نے دوسرے قافلہ سے پوچھا: کیا تمہارا سرخ ناقہ گر گیا تھا؟انہوں نے کہاہاں! قریش نے معلوم کیا کیا تمہارے پاس پانی کا پیالہ تھا؟ تو ایک آدمی نے کہا قسم بخدا میں نے اس کو رکھا تھا نہ کسی نے پیا اور نہ وہ پانی زمین میں گرا۔تو ان لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جادو کا الزام لگایا اور کہنے لگے ولید نے سچ کہا ہے۔تو اللہ سبحانہ نے آیت کریمہ نازل فرمائی وما جعلنا الرؤیا التی أرینٰکَ الا فتنة للناس ۔اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا "یعنی معائنہ عجائب آیات الٰہیہ" جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو۔اور نہیں بنایا وہ خواب جو آپ کو دکھایا مگر لوگوں کے لئے آزمائش۔